عالم اسلام کے اہم مسائل' اسلام دشمن طاقتوں کی
انسانیت سوز سازش اور عالمی یوم قدس کے سلسلے میں

خطبہ نماز جمعہ کے دوران

اسلامی انقلاب کے قائد عظیم الشان کا اعلان:

"ایران امریکی حکومت کے ساتھ مذاکرہ و رابطہ کا محتاج نہیں ہے"

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں تمام نمازی بھائیوں اور بہنوں کو گفتار' کردار' افکار اور جذبات واحساسات میں بھی جو ان کے اختیار میں ہیں' تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ اصل موضوع کا تذکرہ کرنے سے پہلے کچھ دیگر اور اہم موضوعات بھی ہیں جن کی طرف اشارہ کرنا لازمی معلوم ہوتا ہے۔ ان موضوعات میں سب سے زیادہ اہم اور غم انگیز مسئلہ الجزائر کے موجودہ حالات ہیں۔ آج دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کی انگلیاں' حکومت الجزائر کی جانب ان واقعات کے ذمہ دار کی حیثیت سے 'اٹھ رہی ہیں۔ حالانکہ ہم نہیں چاہتے کہ اس بارے میں کوئی قطعی دعویٰ کریں۔

لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر ایک حکومت اپنے شہریوں کی جان کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ مگر یہ عجیب حادثہ ہے' ایسے حادثے کی مثال بہت ہی کم ملتی ہے' جہاں تک ہمیں یاد پڑتا ہے اس زمانے کے حالیہ دور میں ایسی کوئی چیز بالکل یاد نہیں پڑتی کہ کسی ملک میں ایسے افراد بھی ہوں جن کے لئے حکومت یہ کہے کہ ان کا پتہ نہیں چل سکتا' وہ ایسے لوگوں کی شناخت نہ کر سکے جو تھوڑے فاصلہ پر سیکڑوں بے خطا لوگوں کو جو کہ نمایاں طور پر ایک ہی سیاسی جماعت سے وابستہ ہوں یا ان کے طرفدار ہوں' ان میں عورت' مرد اور بچے بھی ہوں' اُن کا سر کاٹیں اور انتہائی شقاوت کے ساتھ مار ڈالیں!

ایک عجیب حادثہ ہے' نہایت المناک حادثہ! اسی کے ساتھ ان افراد اور جماعتوں اور عالمی اداروں پر تعجب ہوتا ہے جو ہمیشہ انسانی حقوق کی علمبرداری کے ٹھیکیدار بنے رہتے ہیں اور دنیا کے کسی بھی گوشے میں اگر کسی ایک فرد کو' بشرطیکہ وہ مغربی ہو اور خاص طور پر خود ان سے وابستہ ہو' ہلکی سی خراش بھی آجائے تو عالمی سطح پر ہنگامہ برپا کر دیتے ہیں لیکن اس معاملہ میں عمداً ٹھنڈے پڑے ہوئے ہیں کیونکہ جن افراد پر ظلم ڈھائے جا رہے ہیں' وہ ان کے گروہ کا حصہ نہیں ہیں۔ اسی مسئلہ کی عینی شکل ہم نے اس سے دو تین سال قبل بوسنیا ہرزگووینا میں بھی دیکھی

اگر دنیا میں کسی ایسے پر ظلم ہو جو بڑی طاقتوں یا سامراج کے گروہ کا جزو ہو' تو ان کے طرفدار رائی کا پہاڑ بنا دیتے ہیں۔
اگر ان کے جزو نہ ہوں یا مخالفین کا جزو ہوں تو سکوت اختیار کر لیتے ہیں' فقط اتنا ہی نہیں بلکہ وہ ستمگر کی حوصلہ افزائی بھی کرتے ہیں' اس کا پروپگنڈہ کرتے ہیں' مدد کرتے ہیں۔

تھی۔ یہ خود ایک عجیب داستان ہے کہ اگر دنیا میں کسی ایسے پر ظلم ہو جو بڑی طاقتوں یا سامراج کے گروہ کا جزو ہو' تو ان کے طرفدار رائی کا پہاڑ بنا دیتے ہیں۔

اگر ان کے جزو نہ ہوں یا مخالفین کا جزو ہوں تو سکوت اختیار کر لیتے ہیں' فقط اتنا ہی نہیں بلکہ وہ ستمگر کی حوصلہ افزائی بھی کرتے ہیں' اس کا پروپگنڈہ کرتے ہیں' مدد کرتے ہیں۔ واقعی بہت عجیب حادثہ ہے' یہ آج کی دنیا کے عجیب و غریب حادثات میں سے ہے۔ بعد کی گفتگو میں اس موضوع پر اس سے زیادہ مکمل کر بیان ہو گا۔ انشاء اللہ۔

ہم اس سانحے کی شدت سے مذمت کرتے ہیں اور اس کی تحقیقات میں اختیار کی جانے والی خاموشی اور لاپرواہی کی بھی مذمت کرتے ہیں۔

دوسرا موضوع جس کی جانب میں اس وقت اشارہ کر رہا ہوں' یوم قدس کا مسئلہ ہے۔ انشاء اللہ آئندہ جمعہ جو ماہ رمضان کا آخری جمعہ ہے یوم قدس ہو گا۔ اس موقع پر ایران کے عوام کو چاہئے کہ قدس کے متولی کی حیثیت سے ایسے امور انجام دیں اور ایسے کام کر کے دکھائیں کہ دوسری ملتوں کے لئے وہ نمونہ عمل بن جائیں کیونکہ دیگر اقوام ہر سال دنیا کے گوشہ و کنار حتی کہ خود یورپ میں اور دوسرے مقامات پر بھی آپ کی پیروی کرتے ہوئے' یوم قدس کو عقیدت سے مناتی ہیں۔ آپ کو چاہئے کہ اس پرچم کو روز بروز زیادہ اونچا کریں اس نور اور روشنی کے مرکز کو مزید روشن کریں تاکہ اور زیادہ لوگ اس سے استفادہ کر سکیں۔

یہ دو موضوعات تھے جنہیں میں نے تمہیدی طور پر عرض کیا۔ البتہ اصل موضوع جس پر میں کسی حد تک تفصیلی گفتگو کرنا چاہوں گا جس کی جانب میں نے اس ماہ کے پہلے جمعہ کے خطبہ اول میں بھی اشارہ کیا تھا لیکن موسم کی خرابی کی وجہ سے اسے جاری نہیں رکھ سکا تھا' اس سے متعلق نئے مسائل بھی سامنے آ گئے ہیں لہذا میرے لئے ضروری ہو گیا ہے کہ اس موضوع کو جاری رکھوں اور وہ موضوع ہے "تشہیراتی ہنگامہ آرائی" جو حالیہ ایک دو ہفتے سے دنیا کو اپنی جانب متوجہ کئے ہوئے ہے یعنی ایران اور امریکہ کے تعلقات کے بارے میں "ایران کی ایک تازہ خبر" کے عنوان سے اس وقت ایک عجیب تشہیراتی روش اختیار کر لی گئی ہے۔ اس وقت زیادہ تر امریکی مشینری اور ان کے پیروکار شور مچائے ہوئے ہیں' تاکہ وہ اپنے اغراض و مقاصد کی خاطر ایک جھوٹ کو حقیقت کی شکل میں ظاہر کریں اور ایک حقیقت کو پوری طرح چھپادیں۔ یہ تشہیراتی لہر زیادہ تر بیرون ملک پروپگنڈہ مشینری کی دین ہے لیکن ملک کے اندر بھی اس کے مشابہ ہو رہا ہے۔ وہ مسئلہ جو ان لوگوں کے پروپگنڈوں اور ہنگامہ آرائیوں کا موضوع بنا ہوا ہے' وہ یہ ہے کہ اسلامی جمہوری حکومت چاہتی ہے کہ حکومت امریکہ سے اپنے تعلقات کے بارے میں نظر ثانی کرے۔ اس بے بنیاد اور بے ہودہ موضوع کو ایک تازہ خبر کی حیثیت سے اتنا بڑا بنا دیا' ہنگامہ آرائی کر دی اور ایک عجیب شور شرابہ مچا رکھا ہے! یہ اس لئے ہے کیونکہ اس سے ان کے اہداف و مقاصد وابستہ ہیں مگر ایرانی قوم کے لئے وہ بہت خطرناک مقاصد رکھتے ہیں' واقعی بہت خطرناک ہیں۔ اس وقت وہ لوگ اپنی کوشش میں ہمہ تن لگے ہوئے ہیں ہمیں چاہئے کہ دشمن کو اور دشمن کی چال کو پہچانیں اگر ہم کوئی جوابی اقدام نہ کرنا چاہیں تب بھی کم از کم ہمیں یہ جان لینا چاہئے کہ دشمن کیا کر رہا ہے؟ ہم اس بات کی اجازت نہیں دے سکتے کہ دشمن ملت ایران' ملک ایران اور ایرانی حکام کے سلسلے میں جو چاہے پروپگنڈہ کرتا رہے اور ہم اسی طرح ساکت رہیں' ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

ضروری ہے کہ دشمن کے اہداف و مقاصد جانے جائیں۔ میں اس بات کا پابند ہوں کہ جو کچھ ہو رہا ہے اور جو حقائق ہیں' وہ سب اپنی عزیز ملت کے لئے بیان کروں اور انشاء اللہ' عرض کروں گا' البتہ یہ بھی آپ کی خدمت میں عرض کر دوں کہ یہ پہلی بار نہیں ہو رہا ہے' اس سے پہلے بھی ایسے واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ امام خمینیؒ کی رحلت کے بعد بھی شور و غل کیا گیا تھا' یہاں تک کہ ہمارے بعض اخبارات نے بھی ایسا ہی کچھ لکھا تھا' انقلاب کے مخالف بعض افراد نے کیسی کیسی

اسلامی انقلاب کی کامیابی سے اب تک ۱۹ برس ہو چکے ہیں کہ امریکی حکومت' امریکی ذرائع ابلاغ' امریکی اخبارات اور امریکہ کے ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے جہاں تک ہو سکتا تھا' ملت ایران کو نقصان پہنچایا' اسے دھوکا دیا' اس کی توہین کی' اس کے ساتھ خیانت کی اور جھوٹ بولا۔

چیزیں علمی تھیں! ایسے دعوے کئے تھے امام خمینی کے دور کو دیدہ و دانستہ غلط طور پر پیش کیا گیا تھا۔ الحمد للہ ملت ایران نے ان کے منہ پر طمانچہ مار دیا اور انہیں یہ عمل جاری نہ رکھنے دیا مگر اس دفعہ شور و غل کچھ زیادہ وسیع پیمانے پر ہے اس بار وہ دوسرے طریقے سے شور و غل کر رہے ہیں مگر یہ کہ اس شور و غل کا سرا ملک سے باہر سے زیادہ تر وہ لوگ ہی اس میں شامل ہیں جن کی حالت دوسری ہے شور و غل اس وقت بھی تھا البتہ اتنا زیادہ اور وسیع نہیں تھا۔

اس شور و غل اور ہنگامے کے لئے جو انہوں نے بہانہ بنایا وہ ہمارے محترم صدر کا انٹرویو ہے۔ چند روز قبل انہوں نے اس کو بہانہ بنایا اور یہ بھی حقیقتاً ایک بہت بڑا ظلم ہے۔ یہ ایرانی ملت کے ساتھ بھی ظلم ہے اور ہمارے صدر کے ساتھ بھی ظلم ہے۔ اس پروپیگنڈے کے ذریعہ وہ حقائق کو چھپانا چاہتے ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ حقائق لوگوں کے سامنے نہ آئیں۔ واقعاً یہ ایک عجیب چیز ہے۔

میں شروع میں یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس انٹرویو میں امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ روابط کے بارے میں ہمارے تمام اصولی موقف بخوبی بیان کئے گئے' وہ مطالب جنہیں بیان کرنا چاہیے تھا' بیان کئے گئے' میں نے انتہائی غور سے سنا امریکہ کے ساتھ مذاکرات کے بارے میں جو کچھ کہنا ضروری تھا کہا گیا جو کچھ امریکہ کے ساتھ رابطہ کے بارے میں ضروری تھا' کہا گیا' جو کچھ اسرائیل اور فلسطینی مجاہدین اور بعض داخلی معاملات کے بارے میں تھا' انتہائی عمدہ تھا' میں نے ان کے لئے وزیر خارجہ اور بعض دوسرے حکام کے لئے دعا کی جنہوں نے اس سلسلے میں عمدہ موقف اختیار کیا۔ اب کچھ چیزیں ممکن ہیں سلیقوں سے مربوط ہوں' انداز بیان سے مربوط ہوں' ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ جو اصولی اور اہم باتیں تھیں یعنی مذاکرات سے مربوط مسائل تھے یا صیہونی حکومت کے متعلق باتیں تھیں' جنہیں اچھے طریقے سے بیان کیا گیا۔

یہ تمام عمدہ مطالب تھے' اب اگر دشمن اپنی خواہش و رغبت کے برخلاف باتوں کا اعتراف نہیں کرنا چاہتا تو وہ تو دشمن ہے اور دشمن سے اس کے علاوہ اور کیا توقع کی جا سکتی ہے؟

ہمیں خود یہ جان لینا چاہئے کہ دشمن کا ہدف و مقصد کیا ہے؟ اس کی غرض کیا ہے؟ سب سے پہلے تو میں آپ بھائی بہنوں کے سامنے یہ بیان کردوں کہ دنیا میں ہمارے مخالفین کا خاص طور پر امریکیوں کے تشہیراتی شور و غل کا مقصد کیا ہے؟ ان کا مقصد یہ ہے کہ وہ مسلسل کہتے ہیں کہ ایران امریکہ کے ساتھ گفتگو چاہتا ہے' ایران امریکہ کے ساتھ بتدریج رابطہ قائم کرنا چاہتا ہے' ان باتوں سے ان کا مقصد کیا ہے؟ وہ کیا چاہتے ہیں؟ ہمارے مخالفین کس چیز کی تلاش میں سرگرداں ہیں؟

یہ ایک مسلمہ امر اور ناقابل تردید حقیقت ہے اور روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ وہ نہ تو اسلامی جمہوریہ ایران اور نہ ہی ملت ایران کی بھلائی کے خواہاں ہیں۔ اسلامی انقلاب کی کامیابی سے اب تک ۱۹ برس ہو چکے ہیں کہ امریکی حکومت' امریکی ذرائع ابلاغ' امریکی اخبارات اور امریکہ کے ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے جہاں تک ہو سکتا تھا' ملت ایران کو نقصان پہنچایا' اسے دھوکا دیا' اس کی توہین کی' اس کے ساتھ خیانت کی اور جھوٹ بولا۔ ہم نے جو آٹھ برس تک جنگ لڑی ہے اس سے متاثرہ تمام اقتصادی امور میں انہوں نے ایک جگہ بھی ہمارے حق میں کام نہیں کیا۔ اور اس وقت بھی معاملہ ایسا ہی ہے یعنی امریکہ کی ایران دشمن راہ و روش میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی' پس ان کا مقصد کیا ہے؟ ان کے پیش نظر چند چیزیں ہیں جنہیں مختصراً عرض کرتا ہوں۔ آپ ان مسائل پر کہ جنہیں میں آپ کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں' گہری توجہ دیں بالخصوص آپ جوان' آپ یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ جوان اور دینی علوم کے طلباء' ان مسائل کے بارے میں غور و فکر اور تدبر کریں۔ چونکہ یہ اہم مسائل ہیں۔ اور غالباً ایسے ہی بظاہر کم اہمیت مگر حساس مواقع پر کسی قوم کی تقدیر منحصر ہوتی ہے' خصوصاً ایسے ہی موقع پر عوام' جوان